سوال

لڑکی کی رضامندی کے بغیر چچانے شادی کردی اور خاوند شراب نوشی کرتا اور اسے زدکوب بھی کرتا ہے

جواب

لحمد لله.

ں :

ں بھی عورت کو ایسے شخص سے شادی کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں جس سے وہ شادی نہ کرنا چاہتی ہو؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

یم (طلاق یافتہ یا بیوی) عورت ولی سے زیادہ اپنے آپ کی حقدار ہے ، اور کنواری سے اس کی بارہ میں اجازت طلب کی جائیگی اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے "

ر(1421).

ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

دی شدہ عورت سے مشورہ کیے بغیر اس کی شادی نہیں کی جائیگی ، اور کنواری عورت کی شادی اس کی اجازت کے بغیر نہیں کی جائیگی "

نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : اس کی اجازت کیسے ہوگی ؟

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ خاموش ہوجائے "

ر(4843) صحیح مسلم حدیث نمبر(1419).

ں کی رضامندی کے بغیر شادی کردی جائے تو راجح قول کے مطابق وہ نکاح صحیح نہیں ہوگا ، اور جب اس کی شادی مناسب رشتہ اور کفوء سے نہ کی گئی ہو تو بالاولی صحیح نہیں .

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فوء میں شادی کردی جائے تو اس کا نکاح باطل ہے ، یہ امام احمد کی ایک روایت ہے ، اور امام شافعی کا ایک قول بھی یہی ہے ، کیونکہ کفوء کے بغیر اس کی شادی کرنا جائز نہیں ، اس لیے وہ باقی حرام نکاحوں کی طرح صحیح نہیں ہوگا .

ولی نے اپنی ولایت میں عورت کا نکاح ایسا نکاح کیا ہے جس میں اسے اس عورت کی اجازت کے بغیر کوئی حق حاصل نہ تھا ، اس لیے وہ صحیح نہیں ہوگا ، بالکل اسی طرح جس طرح اس کی جائداد بغیر کسی ضرورت کی فروخت کردی جائے ، یا پھر اس جیسی قیمت کے بغیر اسے فروخت کردیا جائے .

اس لیے بھی کہ وہ شرعا اس کا نائب ہے ، لہذا جس میں اس کا کوئی حصہ نہیں اس میں اسے تصرف کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں جیسا کہ وکیل ہو " انتہی

ی(31/7).

ں کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

خنساء بنت خذام الانصاریہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتی ہیں کہ :

ن کے والد نے ان کی شادی کردی اور وہ ثیب (طلاق یافتہ یا بیوی تھیں) تھیں ، تو اس نے اسے ناپسند کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو رد کردیا "

ر(4845).

ور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

ایک کنواری لڑکی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بیان کرنے لگی کہ اس کے والد نے اس کی شادی کردی ہے اور وہ مکرہ تھی ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دے دیا "

ر(2096) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے .

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لیکن اس مسئلہ میں راجح قول یہ ہے کہ :

ور کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں کہ وہ عورت کو کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرے جس سے وہ شادی نہیں کرنا چاہتی اگرچہ وہ کفوء بھی ہو ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کنواری عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جائیگا "

م ہے ، اس میں کسی بھی ولی کو مستثنی نہیں کیا گیا ، بلکہ صحیح مسلم میں وارد ہے کہ :

"کنواری عورت سے اس کا والد اجازت لے گا "

پ دونوں کے متعلق نص ہے، اوریہ نص محل نزاع میں ہے اس لیے اس کی طرف جانا ضروری ہے، اس بنا پر کسی بھی شخص کا اپنی بیٹی سے کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرنا جس سے وہ شادی نہیں کرنا چاہتی حرام ہے، اور حرام نہ تو صحیح ہوتا ہے اور نہ ہی نافذ کیونکہ اس کو صحیح کہنا اور اسے نا

کیا ہے، تو شریعت امت سے یہ چاہتی ہے کہ وہ کام میں نہ پڑے اور نہ ہی ایسا عمل کرے، جب ہم اسے صحیح قرار دیں تو اس کا یہ معنی ہوا کہ ہم اس میں پڑ چکے ہیں، اور اس پر عمل کیا ہے، اور اسے ہم نے ان عہد میں شامل کر دیا جو شریعت نے مباح کیا ہے، اور یہ نہیں ہو سکتا.

ِ راجح قول کی بنا پر آپ کے والد کا اپنی بیٹی کی شادی ایسے شخص سے کرنا جس کو وہ نہیں چاہتی تھی یہ شادی فاسد ہے، اور فاسد عقد نکاح کے بارہ میں عدالت کو ہی دیکھنا چاہیے " انتہی

ز نور علی الدرب.

پر اس لڑکی کو شرعی عدالت سے رجوع کرنا چاہیے اور عدالت سے فسخ نکاح کا مطالبہ کرے؛ کیونکہ وہ ابتدا سے ہی اس خاوند پر راضی نہیں، اور پھر اس کی معاشرت بھی خراب ہے اور زدکوب بھی کرتا ہے.

م :

نے کا سب سے زیادہ حقدار اس کا باپ اور پھر اس کے بعد دادا ہے چاہے اوپر پڑدادا بھی ہو، پھر اس کا سگا بھائی پھر باپ کی جانب سے بھائی، پھر ان کے بیٹے، اور یہ سب چچا پر مقدم ہونگے، اور قریبی کی موجودگی میں چچا کی طرح دور والا ولی نہیں بن سکتا.

م :

ح قائم ہے اور فسخ نہیں ہوا، تو آپ کے لیے اس عورت کو رشتہ کا پیغام دینا جائز نہیں، اور جب نکاح فسخ ہو جائے اور اس کی عدت ختم ہو جائے تو آپ کے لیے اس کے ولی سے اس کا رشتہ طلب کرنا جائز ہوگا.

م :

، اس سے معلوم ہوا کہ عورت راضی نہ ہو تو بعض اہل علم کے ہاں نکاح صحیح نہیں، اور کچھ علماء کہتے ہیں کہ یہ عورت کی اجازت پر موقوف ہے، اس بنا پر اگر عورت خاوند کے ساتھ نہ رہنا چاہتی ہو، تو قاضی اسے طلاق دے دیگا، اور اس میں خاوند کی رائے کی نہیں دیکھے گا.

ی طرح جب قاضی کے ثابت ہو جائے کہ خاوند کے فسق اور اس کے برے معاملہ کی بنا پر عورت کو نقصان ہو تو قاضی طلاق دے گا.

اور ملک میں قاضی نہ ہو تو اس طرح کا شخص اسے طلاق دے گا، اور اس عورت کے لیے ممکن ہے کہ وہ اپنے خاوند سے خلع حاصل کر لے، اور کچھ دے کر اپنی جان چھڑا لے چاہے اس کے لیے اسے اپنا سارا حق ہی چھوڑنا پڑے یا کچھ حق، تاکہ وہ اس خاوند سے اپنے آپ اور اپنے دین کو محفوظ رکھ سکے.

م :

ِ ہے، جو کہ دینی کفو ہے، اس لیے مسلمان عورت کا کافر مرد کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی فاسق مرد کا کسی عفیفہ عورت سے.

ِ المستقنع میں ہے :

ر باپ نے عفیفہ بیٹی کا نکاح کسی فاجر شخص کے ساتھ کر دیا تو جو عورت یا ولی راضی نہ ہو تو اسے فسخ کا حق حاصل ہے " انتہی مختصرا.

ن رحمہ اللہ نے یہ راجح قرار دیا ہے کہ اولیاء کو مکمل طور پر نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل نہیں، اگر خاوند شراب نوش ہو تو اس حالت میں انہیں نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ اس کا بیوی اور اولاد کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے.

ۂ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب یہ علم ہو جائے کہ یہ خاوند شراب نوشی کرتا ہے تو دور کے ولی کے لیے نکاح فسخ کرنے کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے " انتہی

غ (105/12).

ہیہ کرنا چاہتے ہیں کہ : آپ اس عورت کے اجنبی اور غیر محرم ہیں اس لیے آپ کا اس سے ٹیلی فون پر رابطہ کرنا اور اس کے ساتھ شادی کے بارہ میں بات چیت کرنا جائز نہیں، تاکہ فتنہ و فساد کے اسباب سے دور رہا جائے اور اس کا باب بند کیا جائے.

واللہ اعلم.